جانب سے ان پر وارد کردہ اعتراضات ومطاعن اور ان کے دندان شکن جوابات پر مشتمل ہے۔ دوسری فصل واقعہ قرطاس اور اس کا پس منظر، حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ پر شک فی النبوت اور مسائل شرعیہ سے ناواقفیت کے مطاعن کے جواب، مسئلہ تراویح، متعہ النساء کا مسئلہ، طلاقات ثلاثہ کا مسئلہ، حضرت مغیرہ بن شعبہؓ اور حضرت عمرو بن العاصؓ پر وارد کردہ مطاعن کے جواب جیسے اہم مضامین پر مشتمل ہے۔ فصل سوم میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور فصل چہارم میں مختلف صحابہ کرامؓ پر وارد کردہ مطاعن کے جواب دیئے گئے ہیں، جب کہ فصل پنجم میں روافض کی ''الفلح اکیڈمی کراچی'' کی جانب سے شائع کئے گئے ایک اشتہار کا منہ توڑ جواب دیا گیا ہے، جس میں اکابر صحابہ کرامؓ پر کیچڑ اچھالنے کی مکروہ کوشش کی گئی ہے۔

دوسری جلد حضرات حسنین رضی اللہ عنہما کی مفصل سوانح حیات، استخلاف یزید، واقعہ کربلا سے متعلق چند مباحث، ماتم کا مسئلہ، امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کے احوال زندگی، قاتلین حسینؓ کا عبرت ناک انجام جیسے مضامین پر مشتمل ہے۔ اس ضمن میں بعض مطاعن کے جواب کے علاوہ مختلف تاریخی واقعات ومسائل بھی زیر بحث لائے گئے ہیں۔ فاضل مؤلف کا اسلوب ان کی دیگر کتب کی طرح اس کتاب میں بھی ناصحانہ اور ہمدردانہ ہے، جارحانہ اور شاتمانہ ہرگز نہیں۔ ان کے انداز میں جان بھی ہے اور زور وقوت بھی، مگر زور بیان میں بھی احتیاط کا دامن وہ ہاتھ سے جانے نہیں دیتے۔ تفسیر، حدیث اور فقہ میں انہیں قابل رشک مہارت حاصل ہے، تاریخ پر بھی ان کی نظر وسیع ہے، تاریخ میں در آنے والی بے بنیاد روایات کی حقیقت سے ان کو خوب آگہی حاصل ہے، چنانچہ ایسی روایات پر انہوں نے زبردست علمی گرفت کی ہے اور اپنا مدعیٰ قرآن، حدیث اور معتبر حدیثی وتاریخی روایات کی مدد سے اس طرح ثابت کیا ہے کہ ایک حقیقت پسند اور منصف مزاج انسان کے لئے حقیقت تک رسائی بالکل آسان ہوجاتی ہے۔ کتاب کی طباعت ڈیزائننگ میں سلیقہ مندی کا خاص خیال رکھا گیا ہے۔

سیرت حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ: تالیف: مولانا محمد نافع صاحب مدظلہ۔ ناشر: دار الکتاب، اردو بازار، لاہور۔ صفحات، جلد اول: 658، جلد دوم: 400، مجموعی قیمت: 600 روپے، سائز: 23×36/16۔

حضرت مولانا محمد نافع صاحب دامت برکاتہم ان قابل رشک ہستیوں میں سے ہیں، جنہوں نے اپنی زندگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک طینت جانثار صحابہؓ کے دفاع کے لئے وقف کر رکھی ہے۔ ''مشاجرات صحابہؓ'' پر لکھی گئی ان کی ہر کتاب آب زر سے لکھنے کے قابل ہے، بل کہ بلا مبالغہ اس موضوع پر اردو لٹریچر ان کی کسی بھی کتاب کی نظیر ومثل پیش کرنے سے قاصر ہے۔ خصوصاً ان کی کتاب ''رحماء بينهم'' تو علم وتحقیق کے اعتبار سے ایک ایسی وقیع اور بلند پایہ کتاب ہے کہ کسی بھی زبان میں اس کی نظیر نہیں۔ زیر نظر کتاب ''سیرت حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ''، جو دو جلدوں پر مشتمل ہے، بھی اسی سنہری سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ حضرت امیر معاویہؓ وہ مظلوم صحابی ہیں، جن پر اغیار تو رہے، ''بعض احباب'' نے بھی کذب واختراع کے طومار باندھے ہیں اور اعتراضات ومطاعن کے زہر میں بجھے تیروں سے ان کی شخصیت کو چھلنی چھلنی کر دیا ہے، فاضل مؤلف نے حضرت امیر معاویہؓ کے دفاع اور ان کی بے داغ اور روشن سیرت کو اجاگر کرنے کے لئے ہی یہ کتاب تصنیف فرمائی ہے۔ پہلی جلد حضرت امیر معاویہؓ کی

سیرت وسوانح اور وقائع زندگی پر مشتمل ہے، جسے فاضل مؤلف نے چار ادوار میں تقسیم کر کے بیان کیا ہے۔ پہلا دور ان کی ولادت سے عہد نبوی کے اختتام تک ہے، اس میں فاضل مؤلف نے حضرت امیر معاویہؓ کی ولادت، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نسبی تعلقات، قبول اسلام، غزوات میں شرکت، عہد نبوت میں ان کے منصب و مقام، کارناموں اور مناقب وفضائل صحیح روایات کی روشنی میں بیان کئے ہیں۔ دوسرا دور عہد صدیقی سے شہادت حضرت عثمان غنیؓ تک ہے، اس میں انہوں نے خلفائے ثلاثہ کا حضرت امیر معاویہؓ کی قدر دانی، ان پر کلی اعتماد وحسن ظن کا اظہار، خلفائے ثلاثہ کے عہد میں ان کی خدمات وکارناموں پر روشنی ڈالی ہے۔ تیسرا دور عہد علوی سے صلح حضرت امام حسنؓ تک ہے، اس میں فاضل مؤلف نے حضرت عثمانؓ کی حفاظت کے لئے حضرت امیر معاویہ کی طرف سے کی گئی حفاظتی تدابیر، حضرت عثمانؓ کی المناک شہادت، اس کے نتیجے میں ہونے والے اہم واقعات، خلیفہ چہارم کی بیعت، حضرت علیؓ اور حضرت امیر معاویہؓ کے باہمی اختلافات، جنگ صفین اور اس کا پس منظر، فریقین میں صلح کی مساعی، واقعہ تحکیم، مشاجرات صحابہ سے متعلق سلف صالحین کی ہدایات بیعت خلافت سیدنا حسنؓ، حضرت امیر معاویہ کے حق میں ان کی دستبرداری اور ان سے صلح وغیرہ جیسا اہم مضامین ٹھوس ومستند روایات کی روشنی میں بیان کیے گئے ہیں۔ دور چہارم حضرت امیر معاویہؓ کے عہد خلافت پر مشتمل ہے۔ اس میں فاضل مؤلف نے خوارج کے خروج، ان کی سرکوبی، بغاوتوں کو فرو کرنے کی ان کی مساعی، ان کے مختلف کارناموں، اسلامی حکومت میں توسیع کے لئے ان کی متعدد جنگی مہمات، فتوحات، رفاہی وترقیاتی خدمات، علمی وثقافتی کارناموں، فقہی اجتہادات، بیعت یزید کا مسئلہ، اہل بیت کے ساتھ ان کے خوش گوار تعلقات اور ان کے اعزاز واکرام کے واقعات کا مبسوط ومحقق جائزہ لیا ہے۔ اور بالکل آخر میں حضرت امیر معاویہؓ کے بارے میں اکابرین امت کے تاثرات بیان کئے گئے ہیں۔ ان چاروں ادوار کے ضمن میں بعض شبہات کا ازالہ بھی کیا گیا ہے۔ دوسری جلد میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر روافض اور دیگر حلقوں کی طرف سے وارد کردہ تقریباً اکتالیس مطاعن واعتراضات کے جواب دیئے گئے ہیں۔ مطاعن کے جواب سے پہلے تقریباً پچیس صفحات پر مشتمل بطور تمہید چند اہم امور وضوابط بیان کئے گئے ہیں۔ مطاعن کے جواب میں فاضل مؤلف نے مجادلانہ ومناظرانہ نوک جھونک اور عبارتی گرفت کے بجائے سنجیدہ وناصحانہ انداز اختیار کرتے ہوئے نہایت ٹھوس تحقیقی انداز میں مدلل معلومات پیش کی ہیں۔ نیز غیر مستند روایات کا سہارا لینے کے بجائے مضبوط دلائل کے ساتھ اپنا مدعی ثابت کیا ہے۔ کسی روایت پر نقد کرتے وقت اس کے تمام طرق پیش نظر رکھتے ہیں، جو ایک ماہر محدث نقاد ہونے کی نشانی ہے۔ انہوں نے بطور تائید یا الزام شیعی مآخذ کے حوالے بھی دیئے ہیں۔ ان کا کمال یہ ہے کہ حضرت امیر معاویہؓ کے دفاع میں اپنے قلم کو انہوں نے بہکنے نہیں دیا، حالانکہ مشاجرات صحابہ بخصوصاً حضرت امیر معاویہؓ سے متعلق مشاجرات ایک ایسی راہ پر خار ہے، جس پر دامن بچا کر چلنا جان جوکھوں کا کام ہے۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ اس موضوع پر لکھنے والے بہت کم حضرات افراط وتفریط سے بچ پائے ہیں۔ فاضل مؤلف بھی انہی "قلیل" میں سے ہیں۔ غرض یہ اپنے موضوع پر ایک بے نظیر وجاندار کتاب ہے۔ باقی کتاب کی کمپوزنگ وسیٹنگ میں سلیقہ مندی کی گنجائش ہے۔ نیز پروف ریڈنگ کی غلطیاں بھی کھٹکتی ہیں۔

☆